REGD. NO. L. 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ناظر بیت المال

خطبہ نمبر ۳۲

الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ

۲ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۴ نبوت ۱۳۳۸ ہش | ۴ نومبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت بھی ضعف کی شکایت ہے

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۳ نومبر۔ بوقت ۱۰½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند ٹھیک طرح نہیں آئی۔ اس وقت بھی ضعف ہے۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں تا وہ قادرِ مطلق اپنے خاص فضل سے حضور کو کامل و عاجل شفا عطا کرے۔ اٰمین ثم اٰمین

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد بوقت ½۱۰ بجے صبح، ربوہ ۳ نومبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۳ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی مگر ابھی کچھ ضعف اور درد ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

گیارہ ہزار دو سو تئیس روپیہ کا گراں قدر وعدہ

۱۱۲۲۳

یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو سالانہ اجتماع انصار اللہ کے آخری اجلاس میں تحریکِ جدید کے چھبیسویں سال کے آغاز کا اعلان فرمانے کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے سال کے لئے مبلغ گیارہ ہزار دو صد تئیس روپیہ (۱۱,۲۲۳ روپے) کا وعدہ دفتر ہٰذا میں ارسال فرمایا ہے۔ حضور کا یہ وعدہ گزشتہ سال کے وعدے کی نسبت ایک سو تئیس ۱۲۳ روپے اضافہ کے ساتھ ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول نے چیمپئن شپ جیت لی

کرکٹ اور فٹ بال کے فائنل مقابلوں اور ایتھلیٹکس میں شاندار کامیابی

ربوہ ۳ نومبر۔ گزشتہ ایک ہفتہ سے ضلع جھنگ کے ہائی سکولوں کا جو ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ ربوہ میں ہو رہا تھا اس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ٹورنامنٹ میں شامل تمام سکولوں کے بالمقابل شاندار اور نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ کرکٹ اور فٹ بال کے فائنل میچوں میں نہ صرف سکول کی ٹیمیں ونر قرار پائیں بلکہ ایتھلیٹکس میں بھی انہوں نے گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ کے ساتھ اول پوزیشن حاصل کر کے ضلع بھر کے سکولوں میں خاص امتیاز حاصل کیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کل ٹورنامنٹ کے اختتام کے بعد ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن ضلع جھنگ کی درخواست پر محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت فرمائی اور ٹورنامنٹ میں کامیاب ہونے والی ٹیموں اور کھلاڑیوں کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس تقریب میں ضلع بھر کے ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کے علاوہ چنیوٹ اور لالیاں کے ہائی سکول کے اساتذہ اور طلبہ بھی ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ جلسہ تقسیم انعامات کا اختتام قومی ترانے پر ہوا۔ جو جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر بباعث احترام سے سنا۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

میری والدہ محترمہ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ اعصابی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اسی طرح میری نانی اماں بھی بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ تمام احباب جماعت اور خاص طور صحابہ کرام سے دعا کی درخواست ہے ÷

خاکسار۔ مرزا نعیم احمد۔ ربوہ

درخواستِ دعا

مکرم خان عبد الرحیم خان صاحب ابن خان بہادر محمد دلاور خان صاحب آف چہار باغ کی بچی کی ریڑھ کی ہڈی میں نقص کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اٰمین

ربوہ کا موسم

ربوہ ۳ نومبر۔ گزشتہ شب سے یہاں مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔ اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ جس کی وجہ سے قدرے خنکی بڑھ گئی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

دین کو سیکھنے کی کوشش کرو اور اپنے تمام اعمال کو زیادہ سے زیادہ مکمّل بناؤ تا کہ تم احمدیت سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھا سکو

جماعتوں کو چاہیئے کہ سلسلہ کے مقرر کردہ مربیوں اور معلّموں سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں تا کہ ان کا فکر ان کا خیال اور ان کا عمل ہمیشہ درست رہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ / جون ۱۹۴۹ء - بمقام ناصر آباد (سندھ)

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دنیا میں مختلف کام

مختلف حیثیتیں

رکھتے ہیں۔ جس طرح ظاہری اجسام کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح اعمال کی بھی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ دنیا میں جتنی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ اُن میں سے کوئی دائرہ کی شکل کی ہوتی ہے۔ کوئی چوکور ہوتی ہے کوئی مستطیل ہوتی ہے۔ کوئی مثلث ہوتی ہے کوئی مخمس ہوتی ہے۔ کوئی مسدس ہوتی ہے کوئی مثمن ہوتی ہے۔ اور پھر آگے ان کی کئی قسمیں چلتی چلی جاتی ہیں۔ اسی طرح

انسانی خیالات و افکار اور اعمال

بھی مختلف شکلوں کے ہوتے ہیں۔ جب تک ہم کسی مخصوص شکل کے مطابق اپنے بعض مخصوص کاموں کو نہ ڈھالیں۔ اس وقت تک ہم اس قسم کے کاموں کو سرانجام نہیں دے سکتے۔ مثلاً کوئی کام ایسا ہوتا ہے۔ جو ہزاروں شاخیں رکھتا ہے۔ کوئی کام ایسا ہوتا ہو جو بیسیوں شاخیں رکھتا ہے۔ اور کوئی کام ایسا ہوتا ہے۔ جو دو دو تین تین شاخیں رکھتا ہے۔ اب اگر ہم ہزاروں شاخوں والے کام کا ایک ایک دو دو شاخوں والے کام پر قیاس کریں۔ تو ہم یقیناً اس کام کو سرانجام دینے سے قاصر رہیں گے یا مثلاً ہم

کسی شخص کی تصویر

بنانا چاہیں۔ مگر ہم نے اس کے خدوخال پوری طرح نہ دیکھا ہو۔ تو کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم اس کی صحیح تصویر بنا لیں گے۔ ہم کسی چیز کی تصویر اس وقت تک نہیں کھینچ سکتے۔ جب تک کہ ہم نے وہ چیز دیکھی ہوئی نہ ہو یا اس کے متعلق پوری طرح تحقیقات نہ کی ہوئی ہو۔ صرف بعض اجزاء کا علم ہونے کی وجہ سے اس کی مکمل تصویر نہیں کھینچی جا سکتی مثلاً انسان کے کان کے متعلق ہم نے سنا ہو اور ہم اس کی تصویر کھینچ لیں۔ تو اسے کوئی انسان نہیں کہے گا۔ یا خالی پاؤں کی ہم تصویر کھینچ لیں یا صرف آنکھ کی تصویر کھینچ لیں تو وہ

انسان کا قائمقام نہیں بن سکتی

اسی طرح اگر کوئی خیال یا عمل ایسا ہے۔ جو ہزاروں شاخیں رکھتا ہے۔ تو اس کے ایک حصہ کو اگر ہم لے لیتے ہیں۔ اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے وہ خیال ذہن نشین کر لیا ہے یا وہ کام ہم نے مکمل کر لیا ہے۔ تو ہم غلطی پر ہوں گے۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض دفعہ ایک سنجیدہ مزاج اور مخلص آدمی بھی محض اس لئے ٹھوکر کھا جاتا ہے کہ وہ اپنے ذہن میں اس کام کا صحیح اور مکمل نقشہ نہیں بٹھاتا۔ وہ اس لئے ٹھوکر نہیں کھاتا۔ کہ وہ

قربانی اور جدوجہد

کے لئے تیار نہیں تھا۔ یا وہ اس کام کے لئے قربانی اور جدوجہد نہیں کرتا تھا۔ وہ قربانی بھی کرتا تھا۔ جدوجہد بھی کرتا تھا۔ لیکن اس نے اس کام کا نقشہ غلط کھینچا۔ اور اسے ناممکن چیز سمجھ کر بیٹھ گیا۔ اس وجہ سے وہ ان فوائد کو حاصل نہ کر سکا۔ جو وہ حاصل کر سکتا تھا۔ مثلاً اگر کوئی شخص مکان کا یہ نقشہ کھینچ لے کہ

اُس کی دو دیواریں ہوتی ہیں

اور چھت ہوتی ہے۔ تو جو شخص دو دیواروں والا مکان بنا لے۔ وہ چوروں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ چور آئیں گے۔ اور اس کا مال اٹھا کر لے جائیں گے۔ وہ بارش سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ بارش آئے گی اور وہ بھیگ جائے گا۔ اور اس کے گھر کا سامان بھی خراب ہو جائے گا۔ اسی طرح وہ ہوا کے جھونکوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ہوا سے جو نقصان ہوتا ہے۔ مثلاً لوہے کی اشیاء وغیرہ کو زنگ لگ جانا۔ اس سے وہ بچ نہیں سکتا۔ اب اسے یہ تکلیف اس لئے نہیں ہو گی۔ کہ اس نے مکان بنانے کے لئے کوشش نہیں کی۔ اور جدوجہد سے کام نہیں لیا۔ اس نے عمل بھی کیا۔ اور قربانی بھی کی۔ لیکن وہ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکا کیونکہ اسے پتہ نہیں تھا کہ مکان ہوتا کیا ہے اگر اسے پتہ ہوتا۔ تو جہاں اس نے دو بڑی دیواریں بنالی تھیں کیا وہ دو اور دیواریں نہیں بنا سکتا تھا۔ یا کیا وہ دروازہ میں سوراخ نکال کر زنجیر نہیں لگوا سکتا تھا۔ اس نے دس میں سے آٹھ روپے خرچ کئے تو باقی دو روپوں کے خرچ کرنے میں اسے کیا تکلیف تھی۔ اس نے یہ نقصان اسی لئے اٹھایا۔ کہ اسے پتہ نہیں تھا۔ کہ

مکان ہوتا کیا ہے

اور یہ کہ اس کے لئے چار دیواروں کا ہونا ضروری ہے۔ غرض کسی کام کو سرانجام دینے سے قبل ضروری ہوتا ہے کہ اس کا مکمل نقشہ ذہن میں بٹھا لیا جائے۔ اُسے اس کی مخصوص شکل میں ڈھال لیا جائے۔ ورنہ ہم اس کام کو مکمل نہیں کر سکیں گے۔ اور اس طرح اس کے فوائد سے محروم رہ جائیں گے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے

صحابہؓ نے جو حیرت انگیز ترقی کی

اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ ہر کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کا مکمل نقشہ ذہن میں بٹھا لیا کرتے تھے۔ اور ہر کام کو مکمل کرنے کے لئے اُن کے اندر ایک جوش پایا جاتا تھا۔ یوں تو دنیا کی ساری قومیں ہی قربانیاں کرتی ہیں۔ یہودیوں نے بھی قربانیاں کیں۔ عیسائیوں نے بھی قربانیاں کیں۔ لیکن ان میں اور صحابہؓ کی قربانیوں میں ایک فرق نظر آتا ہے۔ صحابہ میں یہ جذبہ پایا جاتا تھا کہ وہ ہر چیز کی مکمل تصویر کھینچ لیں۔ صحابہؓ کے اس جذبہ کا اس بات سے پتہ لگتا ہے کہ ایک دفعہ صحابہؓ نے دیکھا۔ کہ حضرت ابوہریرہؓ چھت پر بیٹھے ہوئے وضو کر رہے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہنیوں تک ہاتھ دھوئیں کندھوں تک ہاتھ دھو رہے ہیں

صحابہؓ نے دریافت کیا

کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ میں چھت پر بیٹھ کر اس لئے وضو کر رہا تھا۔ تا تم نہ دیکھو۔ اور مجھے ایسا کرتے دیکھ کر ہنس نہ پڑو۔ صحابہؓ نے دریافت کیا کہ آخر آپ ایسا کیوں کر رہے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم سے سنا تھا۔ کہ جتنے اعضاء پر وضو کا پانی پھرتا ہے۔ وہ قیامت کے دن نورانی ہو جائیں گے۔ اور میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم سے یہ بھی سُنا تھا۔ کہ کہنیوں کے اوپر کا حصہ اچھی طرح دھویا کرو۔ میرا خیال تھا کہ میں آپ سے اس کے متعلق سوال کروں کہ کہنیوں کے اوپر کے حصہ کو صاف کرنے سے کیا مراد ہے؟ لیکن میں آپ کی زندگی میں آپ سے اس کے متعلق پوچھ نہ سکا۔ اب مجھے خیال گذرا کہ شاید اس سے یہ مراد ہو۔ کہ وضو میں ہاتھ دھوتے وقت کندھوں تک ہاتھ دھویا کرو۔

بہر حال میں نے قیاس کیا کہ اگر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کی اس سے یہی مراد تھی تو ہاتھوں کا یہ حصہ نور سے محروم رہ جائے گا۔ اس لئے میں نے اس دفعہ وضو میں کہنیوں کے اوپر کے حصہ کو بھی شامل کر لیا۔ اب دیکھو صحابہؓ میں کس طرح تکمیل کا جذبہ پایا جاتا تھا۔ انہیں کس طرح ہر کام کو مکمل کرنے کے باوجود بعض دفعہ شبہ ہو جاتا تھا کہ ہم نے کام کو مکمل طور پر نہیں کیا۔ ہمارے ہاں تو ہر کام میں لاپرواہی سی پائی جاتی ہے یوں سہی یا یوں سہی۔ دونو برابر ہیں تختہ پر ایک نشان رہ گیا ہے تو کوئی حرج نہیں سجدہ یا رکوع میں فرق آ گیا۔ تو کیا ہوا۔ لیکن صحابہؓ ایسا نہیں کرتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ کسی

کام میں اگر برکت ہے

تو پھر اس کی مخصوص شکل کو اختیار کرنا چاہیئے اور انہیں اس بات کا اس حد تک تعہد تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ حضرت عمرؓ کہیں سے گزر رہے تھے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو قرآن کریم پڑھتے سنا۔ انہوں نے ایک لفظ اس طرح نہ پڑھا۔ جس طرح حضرت عمرؓ جانتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ آپ غلط پڑھ رہے ہیں۔ ورا صل یوں پڑھنا چاہیئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں ٹھیک پڑھ رہا ہوں۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اسی طرح ہی سنا ہے۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں سکھایا ہے۔ اور آپ کہتے ہیں مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سکھایا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ آخر جھگڑا بڑھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

کمزور تھے اور حضرت عمرؓ مضبوط تھے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے گلے میں پٹکا ڈال لیا۔ اور انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ اور کہا یا رسول اللہ یہ قرآن کریم کو بگاڑ کر پڑھتے ہیں۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا تم کس طرح پڑھتے ہو۔ انہوں نے وہ آیت دوبارہ پڑھ کر سنائی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے حضرت عمرؓ کہنے لگے یا رسول اللہ یہ کس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے۔ مجھے آپ نے اس طرح سکھایا تھا۔ کہ اس آیت کو اس طرح پڑھنا بھی ٹھیک ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے فرمایا قرآن کریم کئی قرآتوں پر نازل ہوا ہے۔ یعنی

قرآن کریم کے الفاظ

کو مختلف قبیلوں کے لہجہ کے مطابق مختلف طریق پر ادا کرنا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ چونکہ اور قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لہجہ کے مطابق قرآن کریم سکھایا۔ لیکن دونوں کا مطلب ایک ہی تھا۔ ہمارے ملک میں بھی یہ چیز پائی جاتی ہے گجرات کے علاقہ کی طرف چلے جاؤ۔ وہاں کہیں گے "کدے دیتا اے" لیکن اس کے ساتھ ہی دوسرے علاقہ میں اسی مفہوم کو "کتھے جاندا ہے" سے ادا کرتے ہیں۔ الفاظ مختلف ہیں۔ لیکن دونوں کا مطلب ایک ہے۔ یہی فرق عربوں میں بھی پایا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب صحابہؓ کو قرآن کریم سکھایا کرتے۔ تو آپ ان کی زبان کا بھی لحاظ رکھ لیا کرتے تھے۔ یہ

زبان کا اختلاف

دنیا کے ہر ملک میں پایا جاتا ہے۔ دلی میں چلے جاؤ۔ تو وہ خالص کو ہمیشہ نخالص کہیں گے۔ مثلاً اگر یہ کہنا ہو کہ مجھے خالص گھی چاہیئے تو وہ کہیں گے مجھے نخالص گھی چاہیئے۔ چنانچہ اچھے اچھے خاندانوں کے لوگ بھی جن میں تعلیم کم ہے نخالص کا لفظ خالص کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ کھانا تو بڑا اچھا ہے اس میں

نخالص گھی

پڑا ہوا ہے۔ ایک اور شخص جو زبان کے اس فرق کو نہیں جانتا وہ گھبرا جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اگر اس میں نخالص گھی پڑا ہوا ہے۔ تب تو میں بالکل نہیں کھاؤنگا۔ اس قسم کے زبانوں کے اختلافات بعض دفعہ تو صرف معمولی حد تک رہتے ہیں مگر بعض دفعہ

بڑے بڑے اختلاف

پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں جب حج کے لئے گیا تو ایک یمنی نوکر بھی جدہ سے ہمارے قافلہ کے ساتھ چل پڑا۔ رستہ میں میں اس سے عربی زبان میں گفتگو کرتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ میری باتوں کو وہ خوب سمجھتا تھا مگر بعض دفعہ وہ حیرت سے مجھے دیکھنے لگتا اور میری بات کو نہ سمجھ سکتا۔ اس پر میں نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہے اور باوجود عربی جاننے کے یہ بعض دفعہ میری بات کو کیوں نہیں سمجھ سکتا۔ اس نے بتایا کہ یمنی لوگوں کی زبان کا مکہ والوں کی زبان سے بڑا اختلاف ہے۔ اور اس اختلاف کی وجہ سے بعض دفعہ عجیب واقعات بھی رونما ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس نے سنایا کہ

تغیر کے معنے

عربی زبان میں بدل دینے کے ہیں۔ لیکن یمنی زبان میں اس کے معنے توڑ دینے کے ہیں۔ ہمارے ہاں جب یہ کہیں کہ غیّر تو اس کے معنے ہوں گے بدل دے۔ لیکن یمنی زبان میں اس کے معنے یہ ہوں گے کہ توڑ دے پھر اس نے لطیفہ سنایا کہ ایک دفعہ ایک یمنی نوکر مکہ کی ایک امیر عورت کے ہاں ملازم ہو گیا۔ وہاں بھی حقہ پینے کا رواج ہے۔ مگر ہمارے ہاں تو نہایت معمولی اور ادنیٰ قسم کے حقے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے ملک میں حقہ استعمال کرنے والے عام طور پر غربا ہوتے ہیں۔ لیکن وہ چونکہ امیر ہیں اس لئے وہ نہایت اعلیٰ درجہ کے حقے استعمال کرتے ہیں۔ اور وہ برتن جس میں پانی ڈالا جاتا ہے۔ وہ بھی یورپ سے منگواتے ہیں جو شیشے کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ اور نوکر سارا دن حقہ کی صفائی کرتے رہتے ہیں۔ لکھنؤ کے نواب بھی بڑے اعلیٰ درجہ کے حقے استعمال کیا کرتے تھے اور بعض دفعہ پانی کی بجائے

گلاب کا عرق

اس میں ڈالا کرتے تھے۔ مگر چونکہ دھواں گزرنے کی وجہ سے پانی کچھ عرصہ کے بعد خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہوتی ہے کہ اسے بدل دیا جائے۔ اس عورت کو بھی ایک دن پانی بدلنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو اس نے اپنے نوکر کو آواز دی اور اسے کہا غیّر الشیشۃ یعنے حقہ کے نیچے جو پانی کا برتن ہے اس کا پانی بدل دو۔ مگر اس یمنی نوکر کی زبان میں اس فقرہ کے یہ معنے تھے کہ اس شیشہ کے برتن کو توڑ دو۔ جب اس عورت نے یہ بات کہی۔ تو وہ حیران ہو کر اس سے کہنے لگا کہ

سَتّی ھٰذا طیّبٌ

یعنے اے میری آقا یہ تو بڑا اچھا ہے اسکو کیوں توڑا جائے۔ اس پر پھر اس نے کہا کہ قُلتُ لکَ غیِّر الشیشۃ۔ یعنے میں جو تجھے کہتی ہوں کہ اس کا پانی بدل دے تو تو کیوں انکار کرتا ہے۔ اس نے پھر کہا کہ سَتّی ھٰذا طیّبٌ بیگم صاحبہ یہ تو بڑا اچھا ہے۔ اسے غصہ آیا۔ کہ یہ عجیب قسم کا نوکر ہے میں اسے کہتی ہوں پانی بدل دے اور یہ کہتا ہے پانی بڑا اچھا ہے۔ چنانچہ وہ ناراض ہوئی۔ اور اس نے سختی سے کہا کہ میں جو تجھے کہتی ہوں کہ اس کو بدل دے۔ تو تو کیوں نہیں بدلتا۔ اس پر اس نے برتن اٹھایا اور زور سے زمین پر دے مارا۔ اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ عورت نے جب دیکھا کہ اس نے برتن توڑ دیا ہے۔ تو وہ اسے گالیاں دینے لگ گئی۔ کہ کمبخت تو نے میرا پانچ سو روپیہ کا برتن توڑ دیا ہے تجھے کس نے کہا تھا کہ تو اس برتن کو توڑ دے۔ وہ نوکر کہنے لگا کہ میں بھی تو یہی کہتا تھا کہ یہ برتن بڑا اچھا ہے مگر تم کہتی تھیں کہ اسے توڑ ڈالو۔ اب میں نے برتن توڑا ہے۔ تو تم نے شور مچانا شروع کر دیا ہے۔ کہ میں نے برتن کیوں توڑا ہے۔

وہ حیران ہوئی

کہ یہ کیا بات ہے۔ اور میں نے کب اسے برتن توڑنے کا حکم دیا تھا۔ آخر کسی شخص نے جو یمنی زبان جانتا تھا اسے بتایا کہ غیّر الشیشۃ کے معنے یمنی زبان میں یہی ہیں کہ شیشہ کا برتن توڑ دو پس اس نے جو کچھ کیا ہے اپنی سمجھ کے مطابق کیا ہے۔ اس میں غصہ اور ناراضگی کی کوئی بات نہیں۔

غرض زبانوں کے اختلاف کی وجہ سے بڑے بڑے فرق پیدا ہو جاتے ہیں۔ اوائل میں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو قرآن کریم سکھایا تو چونکہ مختلف

قبائل کے لہجوں میں اختلاف

تھا۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ کہ ایسے الفاظ جن کا ادا کرنا ان کے لئے مشکل ہو انہیں وہ اپنے لہجہ کے مطابق پڑھ لیا کریں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک یہی سلسلہ جاری رہا۔ لیکن جب اسلامی حکومت قائم ہو گئی اور مکہ کی زبان ہر جگہ رائج ہو گئی اور ہر قبیلہ کے لوگ ان سے متعارف ہو گئے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دے دیا کہ اب صرف مکی لہجہ میں قرآن کریم لکھا اور پڑھا جائے۔ باقی زبانیں ترک کر دی جائیں۔ تا کہ آئندہ کوئی اختلاف پیدا نہ ہو۔

اب دیکھو یہ بظاہر ایک چھوٹی سی

بات تھی مگر اس کے لئے حضرت عمرؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے عظیم الشان صحابیؓ کے گلے میں پٹکا ڈال دیا اور وہ انہیں کھینچ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے ہمارے ہاں کوئی ایسی بات ہو تو کہہ دیا جاتا ہے۔ چلو یوں کہہ لیا یا یوں کہہ دیا اس میں کیا حرج ہے غرض حقیقت کو سمجھ کر اگر عمل کیا جائے تو انسان بہت سی غلطیوں سے بچ جاتا ہے اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو اس کے نتیجہ میں ایسی ہی حالت ہو جاتی ہے جیسے کوئی مکان بنائے تو اس کی دو دیواریں ہوں۔ اس سے اس کا سامان محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ہوائیں اس کے سامان کو اڑا کر لے جائیں گی۔ کیڑے اس کے مال کو ضائع کر دیں گے بارش کی نمی اس کا ستیاناس کر دے گی۔ چور اس کا مال اٹھا کر لے جائیں گے۔ اسی طرح جب فکر اور عمل ٹھیک طور پر استعمال نہ ہو اس کا نتیجہ بھی اچھا نہیں نکل سکتا۔ پس مومن جب کسی چیز کو اہم قرار دے تو

اس کا فرض ہوتا ہے

کہ وہ اس کی اہمیت کو پوری طرح سمجھے۔ تم شریعت کو سمجھو اور اس پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اگر اس میں کوئی نقص رہ جائے گا تو تمہارے ثواب میں یقیناً کمی آجائے گی صحابہ اس بارہ میں نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک جنازہ آیا۔ جب نماز جنازہ ختم ہو گئی اور لوگ واپس لوٹنے لگے تو ایک صحابیؓ نے کہا میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص نماز جنازہ میں شامل ہوتا ہے اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے اور اگر وہ جنازہ کے ساتھ قبر تک جاتا ہے اور میت کے دفن ہونے تک وہاں انتظار کرتا ہے اور پھر فارغ ہو کر واپس آتا ہے تو اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے۔ پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ قیراط سے رتی مراد نہیں بلکہ

یہ قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے

دوسرے صحابیؓ جو پاس کھڑے تھے وہ خفا ہو کر بولے کہ تم نے ہم پر بہت ظلم کیا اگر تم نے یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی تھی تو تمہارا فرض تھا کہ ہمیں بھی بتاتے۔ معلوم نہیں ہم نے اب تک کتنے اُحد ثواب کے ضائع کر دیئے ہیں۔ تو دیکھو صحابہؓ کس طرح چھوٹی سے چھوٹی بات کو یاد رکھتے اور اس کی تعمیل کرتے تھے۔ ان کی سب بڑائی اسی میں تھی۔ حدیثوں میں آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مسجد میں لیکچر فرما رہے تھے کہ مسجد میں آدمی زیادہ ہو گئے اس لئے جو لوگ کناروں پر تھے انہیں چونکہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز

اچھی طرح نہیں پہنچتی تھی اس لئے وہ کھڑے ہو گئے تا کہ آپ کی آواز سن سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعد میں آنے والے بالکل محروم ہو گئے۔ نہ وہ آواز سن سکتے تھے اور نہ آپ کی شکل دیکھ سکتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا کہ کھڑے ہونے والوں نے بعد میں آنے والوں کو بالکل محروم کر دیا ہے تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ آپؐ نے جب کہا بیٹھ جاؤ تو

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

جو اس وقت مسجد کی طرف آرہے تھے وہیں گلی میں ہی بیٹھ گئے۔ اور چونکہ انہوں نے مسجد میں لیکچر سننے کے لئے ضرور پہنچنا تھا۔ اس لئے انہوں نے بچوں کی طرح گھسٹ گھسٹ کر مسجد کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ جب دوسرے لوگوں نے انہیں گھسٹتے ہوئے دیکھا تو انہیں تعجب ہوا۔ چنانچہ کسی شخص نے ان سے کہا آپ یہ کیا حرکت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا میں گلی میں آرہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز آئی بیٹھ جاؤ۔ اس لئے میں بیٹھ گیا اور چونکہ میں مسجد میں پہنچ کر آپؐ کا لیکچر سننا چاہتا ہوں اس لئے میں نے گھسٹ کر چلنا شروع کر دیا ہے۔ اس شخص نے کہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد تو ان لوگوں سے تھی جو مسجد میں موجود تھے۔ آپ سے تو نہیں تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ٹھیک ہے میں سمجھتا ہوں ایسا ہی ہوگا۔ لیکن اگر میں مسجد میں نہ پہنچ سکوں اور راستہ میں ہی مر جاؤں تو یہ حسرت باقی رہ جائے گی کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم نہیں مانا

یہی جذبہ تھا

جس کی وجہ سے صحابہؓ نے اپنے افکار اور اعمال کو مکمل کر لیا اور بہت زیادہ ثواب حاصل کیا۔

ہماری جماعت کو بھی چاہیئے کہ وہ دین سیکھنے کی کوشش کرے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے پیچھے نہ پڑی رہے۔ بعض دفعہ ایک آدمی لغو بحث شروع کر دیتا ہے اور بسا اوقات بڑی بڑی باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آمین اونچی کہنا یا نیچی کہنا رفع یدین کرنا یا نہ کرنا۔ ہاتھ سینہ پر باندھنا یا سینہ سے نیچے باندھنا

یہ سب چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں

ان پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں ان سب طریقوں پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا ہے۔ صحابہ میں سے کسی کی طبیعت ایک طرف مائل ہو گئی اور کسی کی طبیعت دوسری طرف مائل ہو گئی۔ مگر مسلمان ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے پیچھے پڑے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہم باتوں کی طرف ان کی توجہ نہ رہی۔ غرض لغو بحث کے نتیجہ میں انسان چھوٹی چھوٹی باتوں کے پیچھے پڑا رہتا ہے اور بڑی باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور کبھی بڑی بڑی باتوں پر بیٹھے رہتا ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو چھوڑ دیتا ہے

ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ نہ بڑی باتوں کو چھوڑیں اور نہ چھوٹی باتوں کو چھوڑیں اور زیادہ سے زیادہ دین سیکھنے کی کوشش کریں۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ ہمارے مربی اور معلم جماعتوں میں جاتے ہیں۔ لیکن جماعت کے لوگ ان سے دینی مسائل سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ پرانے زمانہ میں یہ حالت تھی کہ امام بخاریؒ نے سترہ سفر آدھی دنیا کے صرف ان حدیثوں کے لئے کئے جن کو وہ پہلے سن چکے تھے۔ صرف اس لئے کہ اگر کسی واسطہ کو اڑایا جا سکے تو اسے اڑا دیا جائے۔ مثلاً چھ واسطوں سے امام بخاریؒ کو پتہ لگا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فلاں بات یوں فرمائی ہے۔ اس پر وہ چھٹے آدمی کے پاس جاتے اور پوچھتے ہیں کہ تم نے یہ بات کس سے سُنی ہے۔ پھر آپ پوچھتے ہیں کہ وہ شخص زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ اگر وہ کہتا کہ جس سے میں نے یہ بات سنی ہے وہ مر گیا ہے تو بات ختم ہو جاتی۔ اگر کہتا کہ وہ زندہ ہے اور فلاں مقام پر رہتا ہے تو آپ وہاں سے چل پڑتے۔ اور اس شخص سے جا کر پوچھتے کہ کیا تم نے یہ بات بیان کی ہے۔ اگر وہ کہتا کہ ہاں میں نے یہ بات بیان کی ہے تو وہ باقی تمام واسطوں کو چھوڑ دیتے اس طرح

آپ نے سترہ سفر کئے

اس لئے نہیں کہ آپ کو اس بات کا علم نہیں تھا بلکہ اس لئے کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اور قریب ہو جائیں۔ اس جدوجہد کا نتیجہ یہ تھا کہ گو وہ دو سو سال کے بعد پیدا ہوئے۔ لیکن جو روایات انہوں نے لکھی ہیں وہ ان لوگوں کی روایات سے زیادہ صحیح ہیں جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سو سال بعد روایات لکھیں۔ کیونکہ انہوں نے ان روایات کو تلاش کیا جن میں واسطے کم تھے

اگر پہلے محدث نے ایک روایت کو چھ واسطوں سے بیان کیا تھا تو آپ نے اُسے پانچ واسطوں کے ساتھ بیان کر دیا غرض صحابہؓ اس طرح اپنے علم کی تکمیل کیا کرتے تھے۔ اب کجا تو یہ حالت ہے کہ وہ لوگ دور دور جا کر تحصیل علم کیا کرتے تھے اور کجا یہ حالت ہے کہ ہم معلم بھیجتے ہیں لیکن لوگ ان سے علم دین نہیں سیکھتے

ہر مربیؔ اور معلمؔ کا یہ کام ہوتا ہے

کہ وہ کلاسیں لگا کر لوگوں کو دین کی موٹی موٹی باتیں سکھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں سنائے جماعت کے پچھلے واقعات اور گزشتہ انبیاء کے واقعات سنا سنا کر انہیں بتائے کہ اب ان کو کس رنگ میں قربانی کرنی چاہیئے۔ انہیں اچھے اخلاق سکھائے یوں تو ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ اعلےٰ درجہ کے اخلاق دکھا سکتا ہے۔ لیکن موقعہ و محل کے لحاظ سے ضروری نہیں کہ وہ اعلےٰ درجہ کے ہی ہوں۔ مثلاً کسی نے کھانا کھایا ہو اور پھر وہ دوسرے کا کھانا دیکھے اور اس کے دل میں لالچ پیدا نہ ہو۔ تو یہ کوئی اعلےٰ درجہ کے اخلاق نہیں ہوں گے

(آگے صفحہ ۵ پر)

گمشدہ رقم

خاکسار نے اپنے دفتر سے کل تنخواہ وصول کی تھی جو کہ پانچ روپے والے آٹھ نوٹ تھے اور کل رقم مبلغ ۴۰/- روپے تھی۔ بٹ میڈیکل سٹور گول بازار ربوہ کے پاس کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملے ہوں تو ازراہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر واپس کر دیں رقم واپس کرنے والے کو بطور شکریہ پانچ روپے پیش کئے جائیں گے۔

(شمشیر خان جونیئر کارکن دفتر اصلاح وارشاد ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار آف ناسنور جو محلہ منڈی مکان ۳۶/۴ میں رہا کرتے تھے آجکل عدم پتہ ہیں ان کے ایڈریس کی نظارت ہذا کو اشد ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو مطلع فرمائیں۔ اگر خواجہ صاحب یہ اعلان خود پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

ہاں اسے فاقہ ہو۔ اور پھر وہ کھانا پڑا ہؤا دیکھے۔ اور اس کے دل میں لالچ پیدا نہ ہو۔ تو یہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہوگا۔ پس معلّموں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ لوگوں کو دین سکھائیں۔ اور

جماعتوں کا یہ فرض ہے

کہ وہ اُن سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ انسان کو خدا تعالےٰ نے ایسی طاقت دی ہے۔ کہ اگر وہ تمام دنیوی کام کرتا رہے۔ تب بھی کچھ نہ کچھ وقت اس کے پاس بچ جاتا ہے۔ جس میں وہ دین سیکھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ محنت سے کام لے لیکن اگر وہ اس طاقت سے فائدہ نہ اٹھائے تو یہ اس کا اپنا قصور ہوتا ہے۔

پس چاہیئے۔ کہ تمہارا ہر فکر تمہارا ہر خیال اور تمہارا ہر عمل درست ہو۔ اور وہ دوسروں سے زیادہ مکمل ہو۔ لیکن

اس کے لئے ضروری ہے،

کہ جماعتوں کے پاس جو مربی اور معلم آئیں اُن سے وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور اگر ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہ ملے تو تم اپنی جماعت میں سے ہی ایک آدمی مقرر کر لو۔ جو تمہیں دین سکھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اردو میں لکھی ہوئی کتابیں ہر ایک اردو پڑھا لکھا آدمی پڑھ سکتا ہے اُن سے

مسائل سیکھنے کی کوشش کرو

اگر کوئی ایسا نہ کرے۔ اور پھر کہے کہ مجھے احمدیت سے کیا ملا ہے۔ تو یہ درست نہیں ہوگا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کوئی شخص کونین کھانے کی بجائے جیب میں ڈال لے۔ اور پھر کہے۔ کہ مجھ پر کونین نے اثر نہیں کیا۔ حالانکہ اثر تب ہوتا۔ جب وہ کھاتا۔ جس طرح مردہ اور زندہ برابر نہیں ہو سکتے بہرے اور سننے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اندھے اور سوجاکھے برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح دین سیکھنے کی کوشش کرنے والا اور نہ کرنے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ پس دین سیکھنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے تمام اعمال کو زیادہ سے زیادہ مکمل بناؤ۔ تاکہ تم احمدیت سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھا سکو۔

مجالسِ اطفال الاحمدیہ اور ان کے نگرانوں کیلئے

حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

بچپن کی تربیت کے لئے پانچ اہم اور بنیادی باتیں

یہ قیمتی پیغام جو مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضرت میاں صاحب مدظلہ نے مرحمت فرمایا تھا۔ مورخہ ۲۵ر اکتوبر کو اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں پڑھ کر سنایا گیا۔ (ادارہ)

اطفال کی تربیت کا کام بڑا نازک اور بڑا اہم ہے۔ کیونکہ اطفال کا وجود قومی زندگی میں بیج کا حکم رکھتا ہے۔ اور اچھا زمیندار سب سے پہلے بیج کی فکر کیا کرتا ہے کیونکہ بیج کے اچھا ہونے پر فصل کی کامیابی کا بڑی حد تک دارومدار ہے۔

پس اطفال کے نگرانوں کیلئے بلکہ خود اطفال کے لئے میرا پیغام یہی ہے کہ اگر جماعت کی آئندہ ترقی کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنا چاہتے ہو تو بچپن ہی بلکہ ولادت سے ہی بچوں کی اچھی تربیت کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اسلام نے نوزائیدہ بچے کے کانوں میں اذان کے الفاظ ڈالنے کا حکم دے کر اسی حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک بچے کی ولادت کے ساتھ ہی اس کی تربیت کا کام شروع ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ قرآن مجید نے خصوصیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ایک ہری کونپل کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ جو اچھے بیج میں سے نکلکر کسان کے دل کو لبھاتی اور دشمنوں کے دلوں میں غصہ اور مرعوبیت کے جذبات پیدا کرتی ہے۔

پس اے ہمارے عزیز بچو! اور اے وے لوگو جن کے ہاتھوں میں ان کی تربیت کی باگ ڈور دی گئی ہے اپنی ذمہ داری کو سمجھو اور اس عمر کی قدر و قیمت کو پہچانو۔ کیونکہ آگے چل کر آج کے بچوں کے سر پر ہی جماعتی کاموں کا بوجھ پڑنے والا ہے۔ لہذا اپنے آپ کو ابھی سے اسلام اور احمدیت کے مضبوط سپاہیوں والی تربیت دو۔ جن کے کندھے اتنے فراخ اور اتنے مضبوط ہوں کہ ہر بوجھ کو اٹھانے کی طاقت رکھیں اور یاد رکھو کہ بچپن کی تربیت میں پانچ باتیں خاص طور پر بڑی اہم اور بڑی دور رس ہیں یعنی:۔

(۱) صداقت اور سچ بولنے کی عادت

(۲) دیانت داری اور ہر قسم کے دھوکا اور فریب سے اجتناب

(۳) محنت اور جانفشانی اور عرق ریزی

(۴) جماعت کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کا جذبہ

(۵) نماز کی پابندی اور دعاؤں کی عادت۔

اگر ہماری جماعت کے بچے اپنے اندر یہ پانچ بنیادی صفات پیدا کر لیں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کا مستقبل بلکہ جماعت کا مستقبل محفوظ ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر رہے

آمین۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد — ربوہ

۱۸/۹/۵۹

انصار اللہ کا عَلَم انعامی

جملہ مجالس انصار اللہ میں سے اپنے کام کے لحاظ سے امسال

مجلس انصار اللہ کراچی	اول
مجلس دار الصدر غربی ربوہ	دوم
اور مجلس دار الرحمت غربی ربوہ	سوم رہیں

اس لئے مجلس انصار اللہ کراچی عَلَم انعامی کی مستحق قرار دی گئی۔ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں تقسیم انعامات کے دوران میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے عَلَم انعامی چوہدری عبدالحق صاحب ورک زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی کو عطا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مجلس انصار اللہ کراچی کی یہ کامیابی اس کے لئے مبارک ثابت کرے۔ اور اسے بیش از بیش خدمات دینی کی توفیق عطا فرمائے آمین

۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد میاں محمد ابراہیم صاحب زعیم انصار اللہ موضع گرمولا ورکاں عرصہ دس سال سے تپ دق کی موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار مبارک احمد شیخوپورہ)

۲۔ میرے بڑے بھائی رائے خان محمد صاحب سکنہ ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار رائے شمشیر خاں جوئیہ کارکن دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ)

۳۔ میری لڑکی شاہدہ بانو ایک عرصہ سے بیمار ہے گو پہلے سے افاقہ ہے احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مربی سلسلہ احمدیہ لائلپور

۴۔ میرے تایا ایم عبدالحق صاحب ٹھیکیدار کلاسوالہ کی صحت خراب رہتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد ظفر الیکٹریشن کھاریاں کینٹ ضلع گجرات)

۵۔ میری اہلیہ حمیدہ بیگم گذشتہ کئی دنوں سے سخت بیمار ہے اور سوزش جسم کے ساتھ ہر وقت بڑی بے چینی رہتی ہے۔ اسکے علاوہ ہاتھ پاؤں میں سوجن پیدا ہو چکی ہے۔ سخت تشویش لاحق ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان سے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔ (مستری نذیر احمد بھٹی لائلپور)

مقامی جماعتوں اور لجنات اماء اللہ کیلئے ضروری اعلان

بعض مقامات کی لجنات اماء کی طرف سے بعض مرکزی چندوں کی رقوم مرکزی لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ وصول ہوتی ہیں۔ چونکہ ایسی وصولی کی اطلاع مقامی جماعت احمدیہ کو نہیں دی جاتی۔ اس لئے مقامی جماعتیں بعض ایسی مستورات کو جن کی اپنی ذاتی آمد ہوتی ہے۔ مقامی جماعت کے بجٹ میں شامل نہیں کر سکتیں۔ اور نہ ہی ان سے چندہ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام کر سکتی ہیں۔ لہذا مقامی جماعتوں اور مقامی لجنات کی اطلاع کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۲۴۸ کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے۔ اور ان تمام اداروں کے عہدیداروں سے درخواست ہے۔ کہ اس قاعدہ کی پوری پوری پابندی کریں۔ مقامی جماعتیں اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ کہ جن مستورات کی اپنی ذاتی آمدنی ہو۔ مثلاً وہ استانی یا ڈاکٹر وغیرہ ہوں۔ یا انہیں پنشن یا وظیفہ ملتا ہو۔ یا ان کی اپنی جائیداد کی کوئی آمد ہو۔ وقس علیٰ ہذا ان سے مرکزی چندوں کی وصولی کی ذمہ داری مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان مال پر عائد ہوتی ہے۔ اگر وصولی میں سہولت اور آسانی کی خاطر ایسی مستورات مقامی لجنات میں اپنے چندے ادا کر دیں تو مقامی لجنات کا فرض ہے کہ حسب قاعدہ ۲۴۸ ایسی تمام رقوم مقامی انجمن کے سیکرٹری صاحب مال کے ذریعہ مرکز میں ارسال کریں۔

"(۲۴۸) جو چندے وغیرہ کوئی مقامی لجنہ مرکزی اغراض کے ماتحت وصول کرے ان کے متعلق اس کا فرض ہوگا کہ انہیں جلد تر مقامی انجمن کے ذریعہ مرکز میں ارسال کر دے۔ اور اسے حق نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی رقم بلا اجازت صدر انجمن احمدیہ مقامی اغراض میں خرچ کرے۔ البتہ مقامی ضروریات کے لئے لجنہ کو اختیار ہوگا کہ ناظر بیت المال کی تحریری منظوری سے مقامی خواتین سے الگ چندہ کرے۔ مگر ضروری ہوگا۔ کہ ایسے چندے کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے۔"

(ناظر بیت المال ربوہ)

حصہ آمد کے موصی احباب توجہ فرمائیں

۱۔ حصہ آمد کے موصی احباب کو جن کی طرف سے فارم ہائے اصل آمد بابت سال ۱۹۵۹-۶۰ء پُر ہو کر آچکے ہیں۔ سالانہ حسابات بھجوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو جس نے فارم اصل آمد پُر کر کے واپس کر دیا ہو۔ اور اس پر پندرہ دن گذر چکے ہوں۔ سالانہ حساب نہ ملا ہو تو وہ مطلع فرمائیں تاکہ اس کی وجہ معلوم کی جائے اور حساب بھجوایا جائے۔ یا حساب بھجوانے میں جو روک ہو۔ اس سے ان کو اطلاع دے دی جائے۔

۲۔ جو دوست دفتر کے مرسلہ حساب میں کوئی غلطی پائیں۔ وہ معین طور پر مطلع فرمائیں۔ کہ کیا غلطی ہے۔ اگر ان کی ادا کردہ کوئی رقم ان کے حساب میں درج نہیں۔ تو وضاحت سے لکھیں کہ اتنی رقم جو سیکرٹری مال کو ادا کی گئی تھی۔ اس حساب میں درج نہیں۔ رسید کے نمبر اور تاریخ سے بھی اطلاع دیں۔ یہ اطلاع اگر مقامی سیکرٹری مال کے ذریعہ بھیجی جائے۔ تو بہتر ہے۔ تاکہ وہ اس پر اپنی تصدیق کر دیں کہ رقم فی الحال ان کے پاس ہے۔ یا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو چکی ہے۔ اگر داخل خزانہ صدر انجمن ہو چکی ہے۔ تو وہ خزانہ کے کوپن کو حوالہ دے کر موصی کی شکایت دفتر کو بھجوا دیں۔

۳۔ جن احباب کو فارم ہائے اصل آمد بھیجے جا چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے کسی وجہ سے پُر کر کے ابھی واپس نہیں کئے وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ تاکہ ان کو سالانہ حساب بھیجا جائے۔ فارم اصلی آمد پُر کر کے واپس کرنے کے بغیر سالانہ حساب پانے کی توقع رکھنا امید موہوم ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے فارم اصل آمد پُر کر کے واپس نہ کرنے والے احباب قواعد کے ماتحت بقایا دار گردانے جا سکتے ہیں۔ گو ان کی طرف سے حصہ آمد ادا ہو رہا ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے والد راجہ صفدر علی صاحب سکنہ بلانی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات صرف ایک دن بیمار رہ کر مورخہ ۳۰/۹/۵۹ کو وفات پا گئے ہیں۔ نماز جنازہ میں چند احباب شریک ہوئے ہیں۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھ کر شکریہ کا موقع دیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

خاکسار راجہ بشیر احمد بلانی۔ ڈاکخانہ خاص
براستہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے

عہدیداران جماعت اور احباب اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں

احباب کو علم ہوگا کہ ہر سال جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں شمع احمد کے ہزاروں ہزار پروانے یہاں آکر اپنی روحانی پیاس کو بجھاتے ہیں اور اپنے دلوں کو نور ایمان سے منور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی سے چندہ جلسہ سالانہ کو لازمی چندہ قرار دیا ہوا ہے۔ کیونکہ اس چندہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشاق اور معزز مہمانوں کی مہمان نوازی پر خرچ ہوتی ہے۔ اس عظیم الشان اجتماعی خدمت سے جو عظیم الشان برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اس کا انسان اندازہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ روز و شب کی دعا اور عبادات سے انسان اپنے اندر ایک روحانی انقلاب محسوس کرتا ہے۔

اس سال ۱۹۵۹-۶۰ء کے لئے جلسہ سالانہ کے اخراجات کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مہمانوں کی تعداد کے پیش نظر یہ رقم کوئی زیادہ نہیں۔ احباب خود جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس کی فراہمی کا کام کئی مہینے پہلے شروع کیا جاتا ہے۔ اور اس مرتبہ تو سیلاب کی وجہ سے اجناس وغیرہ کے حصول کے لئے بعض ناگزیر مشکلات بھی ہیں۔ جن پر قابو پانا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہوگا۔ پس احباب اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ وہ ابھی سے جلسہ سالانہ کی وصولی کی پوری کوشش فرماویں۔ اور جو رقم ساتھ کے ساتھ جمع ہوتی رہے اسے اسی وقت ساتھ کے ساتھ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن کے نام بھیجتے رہیں۔ جماعتوں میں تاحال اس چندہ کی وصولی بالکل معمولی ہے۔ اور اگر خدانخواستہ یہ رفتار رہی تو جلسہ کے انتظامات میں بہت سی دقتوں کا احتمال ہے۔ پس اس اعلان کو پڑھتے ہی عہدیداران خصوصاً پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان نیز سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے۔ کہ وہ احباب جماعت کے پاس پہنچیں اور ان سے حتی الامکان نقد وصول کر کے رقم فوری طور پر مرکز کو ارسال فرماویں۔ جیسے کہ دوست جانتے ہیں اس چندہ کی شرح ماہوار آمد کا دسواں حصہ ہے اور تمام سال میں صرف ایک ہی دفعہ دینا ہوتا ہے۔ پس امید ہے کہ احباب اس طرف پوری توجہ فرماویں گے

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز لاہور میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

۲۔ قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ والد مکرم مرزا محمد عبد اللہ صاحب دفعدار درویش قادیان (آف فتح پور ضلع گجرات) کی نظر یکدم بند ہو گئی ہے۔ اور آج کل آپ بٹالہ میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مرزا عبد الرشید۔ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

۳۔ مجھ پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ اور مالی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ احباب میری باعزت بریت کے لئے دعا کریں۔ (صوفی بشیر احمد آف کراچی)

دعائے نعم البدل

میرا بھانجا عبد الستار خان ابن چوہدری عبد الرزاق خان صاحب ریلوے وائرلیس مکینک بعمر ۲½ سال ۲۹ر اکتوبر کو رات دس بجے تین چار روز بعارضہ پیچش بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ مرحوم کے والدین کو صبر جمیل دے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد اسمٰعیل خان ابن چوہدری محمد ابراہیم خان پنشنر پولیس دار الرحمت شرقی ۔۔۔ ربوہ

۲۔ خاکسار کے والد صاحب ۲۲ر [illegible] کو فوت ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار غلام محمد سیکرٹری انصار اللہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے دستخط کنندہ ذیل کو نظر ثانی شدہ شیڈول پہ بینی شرح فیصد نرخ کے سر بمہر ٹنڈرز ۱۱ نومبر ۱۹۵۹ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے ۱۱ نومبر کے اڑھائی بجے بعد دوپہر تک اسی دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں ٹنڈر اسی روز ایک بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہو گا	عرصہ تکمیل کام
پاکپتن قصور سیکشن میں پلان نمبر B-35 LHR / PPX-KUS 1959 اور پلان نمبر B-36 LHR / PPX-KUS 1959 کے مطابق میل نمبر ۱۶-۱۵/۱۷۱ اور ۷-۶/۱۷۲ پر شکستہ پلوں کی بجائے ۶×۱ اور ۱۲×۱ گرڈر برجز کی ازسرِ نو تعمیر	۱۶۰۰۰/-	۴۰۰/- روپے	چار ماہ

۲۔ صرف وہی ٹھیکیداران جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہوں اور جو پلوں کے کام کا کافی تجربہ رکھتے ہوں ٹنڈر داخل کریں۔ جن ٹھیکداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے نام ۱۰ نومبر ۱۹۵۹ء سے قبل اندراج کے کاغذات یعنی مالی پوزیشن اور تجربہ سے متعلق سرٹیفیکیٹس ہمراہ لا کر درج کرائیں۔

۳۔ تفصیلی شرائط دکوائف نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹ پلان اور تخمینہ جات ایام کار میں کسی روز بھی دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں آ کر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہیں ہے یہ امر خود ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زرِ ضمانت ۱۱ نومبر ۱۹۵۹ء سے قبل ہی ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ شرح فیصد نرخ کو اعداد میں درج کریں۔ سو روپیہ مشتمل نرخ مسترد کر دئیے جا سکتے ہیں۔

اس امر کا خیال رہے کہ پمپنگ کا انتظام خود ٹھیکیدار کو کرنا ہو گا

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

چین کے چیلنج کا جواب فوجی طاقت سے دیا جائے گا

ملک کے دفاع کے لئے ہم اپنے تمام وسائل استعمال کریں گے (نہرو)

نئی دہلی ۲ نومبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ اگر چین بڑا ملک ہے تو بھارت بھی بڑا ملک ہے اور وہ اپنا دفاع خود کر سکتا ہے۔

پنڈت نہرو نے ایک پبلک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حالیہ سرحدی واقعات کو ایک چیلنج قرار دیا آپ نے کہا۔ ہم نہ صرف فوجی طاقت بلکہ اپنے عوام کی متحدہ طاقت سے بھی اس چیلنج کا جواب دیں گے اور کسی کو اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیئے کہ وہ ہمارے ملک پر چڑھائی کر سکتا ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ بھارت امن چاہتا ہے اور وہ بڑی طاقتوں کی باہمی آویزش سے الگ تھلگ رہنے کا خواہاں ہے۔ آپ نے کہا کہ کمیونسٹ چین کا موجودہ رویہ ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے آپ نے بھارتی کمیونسٹ پارٹی کے رویہ کی بھی مذمت کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ حالیہ سرحدی واقعات سے بھارت میں سخت غیظ و غضب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور یہ تاثر دینا غلط ہے کہ لوگ خوف زدہ ہیں۔

آپ نے کہا کہ اگر کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ بھارت کمزور ہے اور وہ اپنے دفاع کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہے

ولادت

میاں فضل الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ کے لڑکے بشیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا بچہ عطاء کیا ہے۔ اور حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب مکرم نے اس بچہ کا نام نفیر احمد تجویز فرمایا:۔

احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اس مولود کو صحت والی لمبی زندگی عطاء کرے۔ اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

(مینیجر الفضل)